فطری اور ملکہ خداداد تھا اس بنا پر مسرت یا غم کے کسی تاثر کے ماتحت طبیعت جب کبھی اس طرف متوجہ ہوتی تھی تو قلبی احساسات و تاثرات اشعار کی شکل اختیار کر لیتے تھے۔ چنانچہ پہلی کتاب مولانا کے عربی اشعار کا دیوان ہے اور دوسری کتاب فارسی اشعار و منظومات کا مجموعہ ہے۔ اگرچہ دونوں مختصر مجموعے ہیں۔ لیکن ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا شاعر بھی کس پایہ کے تھے! عربی اشعار بحتری کے اشعار کی طرح ہلکے پھلکے صاف سپاٹ ہیں لیکن روانی اور تاثیر بلا کی ہے۔ پھر لب و لہجہ پر عجمیت کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ مجموعہ کے زیادہ تر اشعار جنگ بلقان و طرابلس سے متعلق ہیں جن میں ترکوں کو سخت ہزیمت ہوئی تھی۔ اس لئے تاثیر کا یہ عالم ہے کہ گویا شاعر نے دل اور جگر کے ٹکڑے صفحۂ قرطاس پر پھیلا دئے ہیں۔ اس کے ساتھ مولانا کا فارسی کلام دیکھئے تو وہاں عالم ہی دوسرا نظر آتا ہے۔ کہیں حافظ کا رنگ ہے اور کسی جگہ صائب اور بیدل کا چنانچہ ایک طرف حافظ کے رنگ میں یہ شعر ہے

در کنارم سر جانانِ من است — چمن تازہ بدامانِ من است

تو دوسری جانب بیدل کے طرز میں نغز گوئی کا یہ انداز ہے

سرشکِ من کہ جگر گوشۂ امید من است — بمویہ ہائے یتیمانہ ہمی چہ انصاف است

مولانا بدر الدین اصلاحی نے دونوں پر عربی اور فارسی میں علی الترتیب پیش لفظ لکھے ہیں جن میں مولانا کی شاعری کے پس منظر پر موزوں اور مفید گفتگو کی گئی ہے۔ امید ہے کہ ارباب ذوق ان کے مطالعہ سے محظوظ و شادکام ہوں گے۔

ہندوستان میں مسلمانوں کے تعلیمی، ثقافتی اور دینی مراکز (عربی) از الاستاد عبدالحلیم الندوی

جامعہ ملیہ اسلامیہ تقطیع متوسط۔ ضخامت ۲۰۴ صفحات۔ کاغذ اور ٹائپ اعلیٰ قیمت مذکور نہیں۔ غالباً مصنف سے جامعہ کالج۔ جامعہ نگر۔ نئی دہلی۔ ۲۵ کے پتہ پر ملے گی۔

ہندوستان اگرچہ تقسیم ہو گیا لیکن پھر بھی مسلمانوں کی یہاں آبادی دنیا میں تیسرے درجہ پر ہے اور ان کے ثقافتی، مذہبی اور تعلیمی ادارے ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور ترقی کر رہے ہیں ان میں چند اسلامی شہروں یا قصبات کے نام سے یہاں کے مسلمان بھی واقف نہیں۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے ان